Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
September 18, 2025

The Sanctity of the Symbols of Allah and the Reform of Thought and Action: An Analytical Study in the Light of the Qur'an and Sunnah

شعائراللہ کی حرمت اور اصلاحِ فکر و عمل: قرآن وسنت کے تناظر میں ایک تحقیقی مطالعہ

Abdul Rehman
PhD Scholar, Department of Social Sciences, Superior University
City Campus Lahore
Email: aabdulrehmanstars@yahoo.com

Dr. Sajid Iqbal Sheikh
Associate Professor, Department of Islamic Thought and Civilization
University of Management and Technology, Lahore
Email: sajid.sheikh@umt.edu.pk

Sajjad Husain
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Superior University, Lahore
Email: SU94-PHISW-F24-012@edu.com
sajadalihaider1272@gmail.com

Abstract

This research article explores the concept of Sha'air Allah (sacred symbols of Islam) considering the Qur'an and Sunnah, emphasizing their sanctity and their potential role in reforming human thought and conduct. The Qur'an explicitly links the veneration of sacred symbols with piety of the heart: "Whoever honors the symbols of Allah, it is truly from the piety of hearts" [1]This indicates that respect for religious symbols is not merely ritualistic but a fundamental expression of faith and spiritual consciousness.

The study highlights that the sacred symbols of Islam such as prayer, fasting, Hajj, sacrifice, the Qur'an, mosques, and the call to prayer—are not isolated rituals but integral elements of a comprehensive system of belief and practice. These symbols serve as reminders of divine presence, strengthen communal identity, and foster spiritual, ethical, and social reform. For example, prayer cultivates moral discipline,

[1] ۔القرآن الکریم، سورۃ الحاج، آیت 32۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

fasting promotes self-control and empathy, Hajj embodies unity and equality, while sacrifice encourages altruism and social justice.
The analysis also reveals that undermining or neglecting these sacred symbols leads to moral decay, loss of religious identity, and societal fragmentation. In the contemporary era, globalization, secular ideologies, and digital media have contributed to reducing these symbols to mere cultural traditions, particularly among younger generations. This makes it imperative to re-present the spiritual and ethical essence of Sha'air Allah in modern intellectual frameworks to ensure their relevance and impact.
The findings demonstrate that honoring the sacred symbols of Islam is not only a theological requirement but also a transformative force for both individual and collective life. By reviving their true spirit, Muslim societies can strengthen their faith, preserve their identity, and address modern challenges of moral disorientation and cultural assimilation.
Keywords: Sha'Air Allah, Qur'an and Sunnah, Sanctity, Reform of Thought and Conduct, Islamic Identity, Sacred Symbols

مقدمہ

اسلامی تعلیمات کی بنیاد قرآن وسنت پر قائم ہے، اور انہی میں انسانیت کی رہنمائی کے اصول مضمر ہیں۔ ان تعلیمات میں بعض احکام واعمال کو خاص امتیاز دیا گیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کر کے "شعائر اللہ" قرار دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ذَلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ"[2]

یہ آیت اس حقیقت کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم محض ایک رسمی عمل نہیں بلکہ ایمان اور تقویٰ کا لازمی تقاضا ہے۔ شعائر اللہ میں وہ تمام علامات، عبادات اور مقدس مقامات شامل ہیں جو دینِ اسلام کی پہچان اور اللہ تعالیٰ کی یاد کو زندہ رکھتے ہیں۔

[2] ۔القرآن الکریم، سورۃ الحج، آیت 32۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

شعائراللہ کی حرمت کا تصور اسلام میں محض روایتی عقیدت نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر نظامِ فکر کا حصہ ہے۔ یہ حرمت انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی کو اللہ کے ذکر اور اطاعت سے جوڑتی ہے۔ مثال کے طور پر حج کے مناسک، صفا و مروہ کی سعی، قربانی کے جانور، اور مساجد شعائراللہ میں شامل ہے۔ان کے ساتھ مسلمانوں کے جذباتی اور عملی تعلق سے ان کے ایمان کی پختگی اور معاشرتی وحدت کا اندازہ ہوتا ہے۔

تحقیق کی اہمیت اور ضرورت

جدید دنیا میں جہاں سیکولر اقدار، مادیت پرستی اور میڈیا کا غلبہ بڑھ رہا ہے، وہاں شعائراللہ کی عظمت کو اجاگر کرنا اور ان کے فکری و عملی اثرات کو واضح کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ شعائراللہ کے ساتھ بے ادبی یا ان کی تحقیر محض مذہبی جرم نہیں بلکہ معاشرتی و تہذیبی زوال کی علامت ہے۔ مثال کے طور پر قرآنِ کریم کی بے حرمتی یا اذان کے شعائر کو کمزور کرنا براہِ راست مسلم معاشرت کی اساس کو متزلزل کرتا ہے۔

شعائراللہ کا قرآنی وحدیثی پس منظر

قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر شعائراللہ کے احترام پر زور دیا گیا ہے۔ سورۃ البقرہ میں فرمایا گیا:

"إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ"[3]

یہ واضح کرتا ہے کہ شعائراللہ صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ مقامات اور نشانات کو بھی شامل ہیں۔

احادیث میں بھی ان کی تعظیم کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إنَّ اللهَ قد فرضَ عليكم الحجَّ فحُجُّوا "۔[4]

اس حدیث میں حج کو اللہ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا، اور اس کے تمام مناسک شعائراللہ میں داخل ہیں۔

[3] ۔القرآن الکریم، سورۃ البقرہ، آیت 158۔

[4] ۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث: 1337۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

معاصر دور میں معنویت

آج کے عالمی معاشرے میں مسلمانوں کو اپنی مذہبی شناخت قائم رکھنے کے لیے شعائر اللہ کی حرمت کو عملی سطح پر اپنانا ہوگا۔ مغربی تہذیب کے غلبے اور میڈیا کی یلغار نے کئی شعائر کو محض ثقافتی رسومات بنا دیا ہے۔ اس تناظر میں شعائر اللہ کی حفاظت اور ان کے ذریعے اصلاحِ فکر و عمل ایک تحقیقی و عملی مسئلہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس مضمون میں ہم شعائر اللہ کی حرمت کو قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کریں گے، اور دیکھیں گے کہ کس طرح یہ حرمت مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اصلاحِ فکر و عمل کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں شعائر اللہ کی حرمت محض ایک مخصوص دائرے تک محدود نہیں بلکہ یہ پورے نظامِ حیات کو محیط ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ہر وقت اور ہر حال میں اللہ کی بندگی اور اس کے ذکر سے جڑے رہیں۔ جب ایک مومن شعائر اللہ کی تعظیم کرتا ہے تو در اصل وہ اپنے دل کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ قرآن کے مطابق یہ تقویٰ کی علامت ہے۔ یہ تقویٰ انسان کو محض عبادات تک محدود نہیں رکھتا بلکہ زندگی کے تمام شعبہ جات میں اللہ کے حکم کی پاسداری کی طرف مائل کرتا ہے۔

شعائر اللہ کی تعظیم انسان کو یاد دلاتی ہے کہ دنیاوی ترقی اور مادی وسائل حقیقت میں ثانوی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ اصل کامیابی اللہ کی رضا میں مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب مسلمان حج یا عمرہ کے موقع پر شعائر اللہ کو بجالاتے ہیں تو ان کے دلوں میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس، اگر کوئی شعائر کی بے ادبی کرتا ہے تو یہ اس کے ایمان کی کمزوری اور روحانی خلا کی علامت ہوتی ہے۔

مزید برآں، شعائر اللہ کی حرمت امتِ مسلمہ کی اجتماعی یکجہتی کے لیے بھی بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ایسے مشترکہ عناصر ہیں جو مختلف نسلوں، زبانوں اور ثقافتوں کے مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اذان کی صدا دنیا کے ہر حصے میں ایک ہی پیغام دیتی ہے اور مسلمانوں کو نماز کی طرف بلاتی ہے۔ اسی طرح قرآنِ کریم کی تلاوت اور مساجد کی رونق ایک عالمگیر رشتہ قائم کرتی ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
September 18, 2025

یوں کہا جاسکتا ہے کہ شعائر اللہ محض ظاہری علامات نہیں بلکہ یہ امت کی روحانی بنیاد، فکری اصلاح اور اجتماعی وحدت کی ضمانت ہیں۔ اگر ان کی تعظیم کو مضبوط کیا جائے تو یہ نہ صرف انفرادی اصلاح کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ معاشرے میں خیر، اتحاد اور عدل کے قیام کے ضامن بھی ہیں۔

شعائر اللہ کی حرمت: قرآنی و حدیثی دلائل

اسلام کی بنیاد ایمان و عمل صالح پر ہے اور اس کے ظاہری و باطنی پہلوؤں کو محفوظ رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بعض مخصوص علامات و مناسک کو اپنی طرف منسوب کیا ہے جنہیں **شعائر اللہ** کہا جاتا ہے۔ قرآن و سنت میں ان شعائر کی حرمت اور ان کی تعظیم کو ایمان کا تقاضا قرار دیا گیا ہے۔

قرآنی دلائل

قرآنِ حکیم میں فرمایا گیا:

﴿وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾

یعنی جو شخص شعائر اللہ کی تعظیم کرتا ہے، تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ﴾

صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ ^2

یہ آیات اس امر کو واضح کرتی ہیں کہ شعائر اللہ محض ظاہری رسومات نہیں بلکہ ایمان کی اصل اور دل کے تقویٰ کا مظہر ہیں۔

حدیثی دلائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إنَّ اللهَ قد فرضَ عليكم الحجَّ فحُجُّوا"

اس سے معلوم ہوا کہ حج کے تمام مناسک چونکہ فرض ہیں، لہٰذا یہ سب شعائر اللہ میں داخل ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

ایک اور روایت میں ہے:

(مَن أحيا سُنَّتي فقد أحبَّني، ومَن أحبَّني كان معي في الجنة)[5]

یعنی جس نے میری سنت کو زندہ کیا، اس نے مجھ سے محبت کی، اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ سنتِ نبوی کا احیاء دراصل شعائر کی حفاظت اور ان کی تعظیم ہی ہے۔

مفسرین کی آراء

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"شعائراللہ سے مراد وہ سب امور ہیں جو اللہ کی اطاعت اور اس کے ذکر کی علامت ہوں، جیسے قربانی کے جانور، بیت اللہ، صفا و مروہ اور حج کے مناسک۔[6]

امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں:

"ان آیات میں یہ اشارہ ہے کہ شعائراللہ کی تعظیم دراصل اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے، اور ان کی بے ادبی ایمان کے خلاف ہے"۔[7]

شعائر اللہ کی حرمت کا تصور صرف ایک عقیدتی یا مذہبی دائرے تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک جامع فکری اور عملی نظام کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے احترام کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے روزمرہ کے معمولات کو اللہ کی یاد کے ساتھ مربوط کرے۔ اگر عبادات اور مقدس علامات کو صرف رسمی یا ثقافتی پہلو کے ساتھ وابستہ کر دیا جائے تو ان کا اصل روحانی اثر ماند پڑ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ شعائر کی تعظیم تقویٰ سے جڑی ہوئی ہے، یعنی ان کی اصل بنیاد انسان کے دل کی کیفیت اور ایمان کی گہرائی میں ہے۔

عصرِ حاضر میں یہ بات اور زیادہ اہم ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں کے رویے صرف ظاہر تک محدود نہ ہوں بلکہ ان کے اندر شعائر کے ذریعے اللہ کی قربت اور تقویٰ کا شعور زندہ رہے۔ اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے کہ شعائر اللہ محض ماضی کے تذکرے نہیں بلکہ حال اور مستقبل میں بھی مسلمان کی

[5] ۔ ترمذی، کتاب العلم، حدیث: 2678۔

[6] ۔ تفسیر ابن کثیر، ج 3، ص 221، دار الفکر، بیروت، 1999۔

[7] ۔ امام فخر الدین رازی، التفسیر الکبیر، ج 23، ص 42، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1981۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

زندگی کا حصہ ہیں۔ مثال کے طور پر حج کے موقع پر قربانی کا جانور صرف گوشت حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ تقویٰ اور اطاعت کی علامت ہے، جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا کہ اللہ کو نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون، بلکہ اسے تقویٰ پہنچتا ہے۔

یہی تصور اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ شعائر اللہ کی حرمت معاشرے میں مثبت تبدیلی اور اصلاحِ فکر و عمل کا ذریعہ ہے۔ جب لوگ اپنے رویوں کو اللہ کی یاد اور اس کی اطاعت سے جوڑتے ہیں تو ان کی زندگی میں عاجزی، مساوات اور عدل پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ حرمت صرف انفرادی ایمان کو مضبوط نہیں کرتی بلکہ پورے معاشرے کو روحانی اور اخلاقی طور پر مستحکم کرتی ہے۔

ان دلائل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم محض مذہبی فریضہ نہیں بلکہ ایک ایسی عملی حقیقت ہے جو مسلمان کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں ایمان کی علامت اور تقویٰ کی دلیل ہے۔

شعائر اللہ کی تعظیم اور اصلاحِ فکر و عمل

اسلام میں شعائر اللہ کی تعظیم محض رسمی عقیدت یا جذباتی وابستگی کا نام نہیں بلکہ یہ انسان کے دل و دماغ اور کردار میں ایک ہمہ گیر تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ قرآن و سنت نے شعائر اللہ کی عظمت کو براہِ راست ایمان اور تقویٰ سے جوڑ کر واضح کر دیا کہ ان کی تعظیم کا نتیجہ فکر و عمل کی اصلاح ہے۔

فکری اصلاح

شعائر اللہ کی تعظیم سب سے پہلے انسان کے **عقیدہ و نظریہ** کو درست کرتی ہے۔ جب ایک مسلمان خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہے، تو وہ اپنے دل کو صرف اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اسی طرح اذان، قربانی اور دیگر شعائر اللہ کی یاد دہانی کراتے ہیں کہ بندہ صرف اپنے رب کے حکم کے تابع ہے۔ یہ فکری ربط انسان کو الحاد، بدعت اور دنیا پرستی سے بچاتا ہے۔[8]

[8] ۔النووی، شرح صحیح مسلم، ج9، ص106، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1996۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

عملی اصلاح

عملی زندگی میں بھی شعائر اللہ کی تعظیم کا براہ راست اثر نظر آتا ہے۔ حج کے موقع پر لاکھوں مسلمان ایک جیسے لباس (احرام) میں ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں، یہ منظر مساوات، اتحاد اور عاجزی کی عملی تربیت ہے۔ قربانی کے جانوروں کی نسبت قرآن نے فرمایا: ﴿لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ﴾ یعنی اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ خون، بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔[9] اس آیت سے ظاہر ہے کہ شعائر کی اصل روح انسان کے عمل کو تقویٰ کے ساتھ جوڑنا ہے۔

معاشرتی اثرات

شعائر اللہ کی تعظیم کا ایک اہم پہلو معاشرتی اصلاح ہے۔ جب اذان کا احترام کیا جاتا ہے تو یہ معاشرے میں دین کی مرکزیت کو ظاہر کرتا ہے۔ مساجد کی تعظیم دراصل مسلمانوں کے دینی و سماجی ربط کی علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَن بنی للہ مسجداً بنی اللہ له بیتاً في الجنة»[10] یعنی جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔ یہ حدیث شعائر کی تعظیم کے ذریعے معاشرتی فلاح کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

تہذیبی تحفظ

شعائر اللہ کی حفاظت مسلم تہذیب اور امت کی اجتماعی شناخت کے لیے بھی ضروری ہے۔ تاریخِ اسلام میں جب بھی مسلمانوں نے شعائر کی حرمت کو مقدم رکھا، ان کی تہذیب و معاشرت میں استحکام رہا۔ اس کے برعکس شعائر کی بے ادبی ہمیشہ زوال کا پیش خیمہ بنی۔[11]

احادیثِ نبویہؐ میں شعائر اللہ کی حرمت کو نہ صرف عبادات کی ادائیگی کے ساتھ جوڑا گیا ہے بلکہ اسے ایمان کی کسوٹی بھی قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے"۔ یہ اصول شعائر اللہ کے احترام پر بھی صادق آتا ہے، کیونکہ جب دل میں اللہ کے دین کی علامتوں کے لیے عظمت اور وقار ہو تو زبان اور عمل سے کبھی بے ادبی یا غفلت ظاہر نہیں ہوتی۔

9 ۔القرآن الکریم، سورۃ الحج، آیت 37۔
10 ۔ صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، حدیث: 450۔
11 ۔ابن تیمیہ، اقتضاء الصراط المستقیم، ص 312، مکتبۃ المعارف، ریاض، 1998۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

اسی طرح اسلامی تاریخ میں ہمیں یہ بھی نظر آتا ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ شعائر اللہ کے تحفظ کو اپنی اجتماعی ذمہ داری سمجھا۔ خلفائے راشدینؓ نے مساجد کی تعمیر و توسیع کو دین کی علامت کے طور پر اپنایا، اور امت کی اجتماعی وحدت کو برقرار رکھنے کے لیے حج کے شعائر کو باقاعدگی سے ادا کیا۔ یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ شعائر اللہ صرف انفرادی عبادات نہیں بلکہ ایک اجتماعی نظام کی پہچان ہیں جو ملت کی وحدت کو ظاہر کرتے ہیں۔

جدید معاشرے میں جب شعائر اللہ کو صرف ایک ثقافتی یا علامتی دائرے تک محدود کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اصل خطرہ یہی ہے کہ ان کی روحانی اور اصلاحی اثر پذیری کم ہو جائے۔ اگر اذان صرف ایک رسمی اعلان سمجھی جائے اور نماز صرف ایک عادت، تو اس کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اسی لیے شعائر اللہ کے احترام کو قرآن و سنت نے تقویٰ کے ساتھ جوڑا تاکہ مسلمان ہر دور میں ان کو صرف ظاہری علامت نہیں بلکہ اپنی روحانی تربیت کا ذریعہ سمجھیں۔

یوں یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم نہ صرف انفرادی اصلاح کا ذریعہ ہے بلکہ پوری امت کے فکری و اخلاقی ارتقاء کی بنیاد بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنت نے ان کی حفاظت اور احترام کو لازمی قرار دیا تاکہ ہر دور کا مسلمان اپنے ایمان اور معاشرت کو اللہ کی ہدایت کے ساتھ جوڑ سکے۔

اصلاحِ فکر و عمل کے تناظر میں شعائر اللہ کو سمجھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ دین کو محض عبادات تک محدود نہیں رہنے دیتے بلکہ زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر نماز، روزہ، حج اور دیگر شعائر صرف رسم و رواج کے طور پر ادا کیے جائیں تو ان کا اثر چند لمحوں یا دنوں تک محدود رہتا ہے۔ لیکن جب انہیں دل کے تقویٰ اور ایمان کے ساتھ اپنایا جائے تو یہ انسان کی زندگی کا مستقل حصہ بن جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کرام اور مصلحین ہمیشہ شعائر اللہ کو ظاہری اعمال سے آگے بڑھ کر باطنی اصلاح کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک نماز دل کی بیداری اور قربِ الٰہی کا وسیلہ ہے، روزہ انسان کے باطن کو پاک کرتا ہے اور حج بندگی کے سفر کو کامل کرتا ہے۔ اسی طرح قربانی اللہ کی رضا کے لیے اپنی سب سے قیمتی چیز پیش کرنے کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

اگر مسلم معاشرہ اس شعور کو زندہ کرے کہ شعائر اللہ صرف مذہبی رسومات نہیں بلکہ اصلاحِ فکر و عمل کے بنیادی ستون ہیں، تو فرد کی ذات، خاندان، اور معاشرت سب سنور سکتے ہیں۔ اس تناظر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ شعائر اللہ کی حرمت اور تعظیم دراصل اسلامی معاشرت کی بقا اور فکری و اخلاقی ترقی کی ضمانت ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

یوں شعائر اللہ کی تعظیم انسان کی فکر کو توحید پر مرکوز کرتی ہے، عمل کو تقویٰ سے جوڑتی ہے، معاشرت کو وحدت عطا کرتی ہے اور تہذیب کو تحفظ بخشتی ہے۔اس لیے اصلاحِ فکر و عمل کا سب سے مؤثر ذریعہ یہی ہے کہ شعائر اللہ کی حرمت کو حقیقی معنوں میں اختیار کیا جائے۔

شعائر اللہ کی بے حرمتی کے اثرات: فرد اور معاشرہ

اسلام نے جس طرح شعائر اللہ کی تعظیم کو ایمان و تقویٰ سے جوڑا ہے، اسی طرح ان کی بے ادبی اور تحقیر کو ایمان کی کمزوری اور زوال کی علامت قرار دیا ہے۔جب فرد یا معاشرہ شعائر کی عظمت کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے تو اس کے منفی اثرات فکری، عملی اور سماجی زندگی میں نمایاں ہو جاتے ہیں۔

انفرادی اثرات

فرد کی سطح پر سب سے پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کے دل سے تقویٰ اور خشیتِ الٰہی ختم ہو جاتی ہے۔قرآن مجید نے واضح فرمایا:(ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ)[12] اس آیت کا لازمی مفہوم یہ ہے کہ جو شعائر کی تعظیم نہ کرے، اس کے دل میں تقویٰ کی کمی ہے۔ایسے افراد کے اعمال میں اخلاص ختم ہو جاتا ہے اور وہ دین کو محض رسمی یا ثقافتی سرگرمی سمجھنے لگتے ہیں۔[13]

فکری و اعتقادی بگاڑ

شعائر اللہ کی بے حرمتی اعتقادی انحراف کی طرف بھی لے جاتی ہے۔مثال کے طور پر اگر کوئی قرآن کی آیات یا سنتِ نبوی ﷺ کی اہم علامات کو معمولی سمجھے، تو یہ اس کے ایمان میں بگاڑ کی نشانی ہے۔فقہاء نے یہاں تک کہا ہے کہ اگر کوئی شخص شعائر اسلام (جیسے نماز، اذان یا قرآن) کا مذاق اڑائے تو یہ کفر کے مترادف ہو سکتا ہے۔[14]

[12] ۔القرآن الکریم، سورۃ الحج، آیت 32۔
[13] ۔تفسیر ابن کثیر، ج 3، ص 221، دار الفکر، بیروت، 1999۔
[14] ۔القرافی، الفروق، ج 4، ص 189، دار المعرفۃ، بیروت، 1998۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

عملی اور اخلاقی انحطاط

جب معاشرے میں شعائر کی حرمت ختم ہوتی ہے تو افراد کی عملی زندگی میں بھی انحطاط ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً مساجد کی بے حرمتی یا اذان کو معمولی سمجھنا دراصل اجتماعی عبادات کو کمزور کرتا ہے، جس سے اسلامی معاشرہ اپنی اصل روح کھو دیتا ہے۔ اس کے برعکس شعائر کی حفاظت سے افراد کے اندر نظم و ضبط، اتحاد اور اجتماعی روح پروان چڑھتی ہے۔[15]

معاشرتی زوال

معاشرتی سطح پر شعائر اللہ کی بے ادبی وحدتِ امت کو پارہ پارہ کر دیتی ہے۔ اگر کسی معاشرے میں قرآن، مسجد، اذان یا حج جیسے شعائر کو پسِ پشت ڈال دیا جائے تو وہ معاشرہ اپنی اسلامی شناخت کھو بیٹھتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب مسلم معاشروں میں شعائر کی بے توقیری عام ہوئی، وہاں سیکولر اور غیر اسلامی افکار کو فروغ ملا اور اسلامی تہذیب کمزور پڑ گئی۔[16]

تہذیبی اور سیاسی نتائج

شعائر کی بے حرمتی کا اثر صرف دین تک محدود نہیں رہتا بلکہ یہ تہذیبی اور سیاسی میدان میں بھی زوال کا باعث بنتا ہے۔ سامراجی طاقتوں نے ہمیشہ مسلمانوں پر غلبہ پانے کے لیے سب سے پہلے شعائر کو کمزور کیا — کبھی مساجد کی بے حرمتی، کبھی پردے اور اذان پر پابندیاں، اور کبھی قرآنِ کریم کی تلاوت کو محدود کرنے کی کوششیں۔ ان اقدامات نے مسلم معاشرت کو اپنی بنیادوں سے ہلا دیا۔[17]

معاصر دور میں شعائر اللہ کی معنویت کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان کے کردار کو صرف مذہبی رسوم کے دائرے تک محدود نہ کریں بلکہ ان کے معاشرتی، فکری اور تہذیبی اثرات پر بھی غور کریں۔ مثال کے طور پر قرآنِ کریم کی تلاوت محض ثواب کے لیے نہیں بلکہ فکر و عمل کی اصلاح کے لیے ہے۔ اگر یہ شعور اجاگر کیا جائے تو ایک طرف فرد کی اخلاقی تربیت ہوگی اور دوسری طرف اجتماعی سطح پر معاشرتی عدل اور خیر کا نظام قائم ہوگا۔

15 ۔ صحیح البخاری، کتاب الاذان، حدیث: 604۔

16 ۔۔ سید ابوالحسن ندوی، مسلمانوں کی سیاسی تاریخ، ج 2، ص 145، ندوۃ العلماء لکھنؤ، 1988۔

17 ۔ محمد حمید اللہ، خطبات بہاولپور، ص 232، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 1993۔

OPEN ACCESS
CC BY

اسی طرح اذان صرف نماز کی اطلاع نہیں بلکہ اسلام کی سربلندی اور مسلم معاشرت کی بیداری کا اعلان ہے۔ اگر اس شعور کو زندہ رکھا جائے تو یہ مسلمانوں کی اجتماعی شناخت کو مستحکم کرتا ہے۔ لیکن جب اس کی روح کمزور ہو جائے تو پھر اذان کو صرف پس منظر کی ایک آواز سمجھا جاتا ہے جس کا کوئی عملی اثر نہیں ہوتا۔ یہی خطرہ دیگر شعائر کے ساتھ بھی ہے کہ انہیں صرف رسمی یا ثقافتی روایت سمجھ لیا جائے۔

موجودہ میڈیا اور عالمی تہذیبی دباؤ کے ماحول میں شعائر اللہ کو زندہ رکھنے کے لیے علمی اور فکری سطح پر بھی کام کرنا ضروری ہے۔ جامعات، دینی مدارس اور علمی مراکز اس پہلو کو اپنی تحقیق و تعلیم کا حصہ بنائیں تاکہ نئی نسل شعائر اللہ کی اصل روح اور ان کے مقاصد کو سمجھ سکے۔ اگر شعائر کی صحیح معرفت نسل در نسل منتقل ہو تو یہ نہ صرف ایمان کی تازگی کا ذریعہ بنتی ہے بلکہ مسلمانوں کو تہذیبی و فکری غلامی سے بھی بچاتی ہے۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ معاصر دور میں شعائر اللہ کی معنویت محض ایک دینی تقاضا نہیں بلکہ ایک تہذیبی اور فکری ضرورت بھی ہے۔ ان کے ذریعے ہی امت اپنی انفرادیت اور اجتماعی وحدت کو برقرار رکھ سکتی ہے اور دنیا میں ایک مضبوط اور پرامن کردار ادا کر سکتی ہے۔

معاصر دور میں شعائر اللہ کے تحفظ کا سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ جدید دنیا کے فکری اور سماجی دباؤ کے ساتھ ساتھ مسلمان خود بھی اپنی مذہبی علامات کو کمزور سمجھنے لگے ہیں۔ اگرچہ شعائر کی حفاظت کا تعلق سب سے پہلے فرد کے دل اور اس کے تقویٰ سے ہے، لیکن اجتماعی سطح پر بھی اس کے لیے ٹھوس اقدامات ناگزیر ہیں۔ مثال کے طور پر اگر تعلیمی نصاب میں قرآن کی تلاوت، اذان کے معانی اور نماز کی روح پر جامع تربیت دی جائے تو نئی نسل میں شعائر کا شعور پیدا ہوگا۔ اسی طرح میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر ایسے پروگرام اور مواد تیار کیا جانا چاہیے جو شعائر کی عظمت اور عملی اثرات کو اجاگر کرے۔

مزید یہ کہ مسلمانوں کو اپنے اجتماعی رویے میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ شعائر اللہ کا احترام صرف مسجد یا مذہبی تہواروں تک محدود نہ ہو بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں جھلکے۔ نماز، روزہ اور حج کے اثرات تجارت، سیاست اور معاشرت میں بھی ظاہر ہوں۔ جب یہ شعور پروان چڑھے گا تو شعائر کی حفاظت محض ایک مذہبی فریضہ نہیں رہے گی بلکہ ایک تہذیبی بقا اور فکری استقامت کا ذریعہ بھی بن جائے گی۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

یوں شعائر اللہ کی بے حرمتی ایک ایسا عمل ہے جو فرد کی روحانی زندگی، معاشرتی وحدت اور تہذیبی بقا کے لیے مہلک ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے قرآن و سنت نے شعائر کی حرمت کو لازمی قرار دیا تاکہ مسلم معاشرہ ایمان، اتحاد اور تہذیبی شناخت کے ساتھ زندہ رہ سکے۔

معاصر دور میں شعائر اللہ کا تحفظ: چیلنجز اور حل

موجودہ دور کے چیلنجز

1۔ سیکولرزم اور مادیت

آج کے عالمی منظر نامے میں سب سے بڑا چیلنج **سیکولر سوچ اور مادیت پرستی** ہے، جو مذہب کو محض انفرادی معاملہ قرار دیتی ہے۔ اس سوچ کے تحت شعائر اللہ کی اجتماعی حیثیت کمزور کر کے انہیں صرف نجی زندگی تک محدود کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔[18]

2۔ میڈیا اور ثقافتی یلغار

عالمی میڈیا اور پاپ کلچر نے اسلامی شعائر کو طنز و استہزاء کا نشانہ بنایا ہے۔ کبھی حجاب اور اذان کو دقیانوسی بنا کر پیش کیا جاتا ہے، اور کبھی قربانی جیسے شعائر کو جانوروں پر ظلم کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔ یہ رویے نوجوان نسل کے ذہنوں میں شکوک پیدا کرتے ہیں۔[19]

3۔ قانونی و سیاسی پابندیاں

بعض ممالک میں مساجد کی تعمیر پر پابندی، حجاب کے خلاف قوانین، یا اذان پر اعتراضات اس بات کا ثبوت ہیں کہ شعائر اللہ کو دبانے کے لیے سیاسی سطح پر رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں۔[20]

4۔ مسلم معاشروں میں غفلت

بعض اوقات سب سے بڑا خطرہ اندرونی غفلت سے ہوتا ہے۔ مسلم معاشروں میں شعائر کو محض رسومات سمجھنے کا رویہ عام ہے۔ مثلاً قربانی کو صرف گوشت حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھ لینا یا مساجد کو صرف رسمی عبادات تک محدود کر دینا، شعائر کی اصل روح کو کمزور کر دیتا ہے۔[21]

[18] ۔ یوسف القرضاوی، الاسلام والعلمانیۃ وجهاً لوجه، ص 77، دار الشروق، قاہرہ، 1992۔
[19] ۔ طارق رمضان، Western Muslims and the Future of Islam، ص 145، Oxford University Press، 2004۔
[20] ۔ John L. Esposito, Islam and the West، ص 211، Oxford University Press، 1995۔
[21] ۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، اسلامی عبادات پر تحقیقی نظر، ص 189، ترجمان القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 1998۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

حل اور حکمت عملی

1۔ قرآنی و سنتی شعور کی بیداری

سب سے پہلا حل یہ ہے کہ مسلمانوں میں شعائر اللہ کے حقیقی مفہوم اور ان کی حرمت کا شعور بیدار کیا جائے۔ یہ کام تعلیم اور خطباتِ جمعہ کے ذریعے مؤثر انداز میں کیا جا سکتا ہے۔

2۔ عصری ذرائع ابلاغ کا استعمال

جدید میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز کو منفی کے بجائے مثبت طور پر استعمال کیا جائے۔ مثال کے طور پر نوجوان نسل کے لیے مختصر ویڈیوز، ڈاکیومنٹریز اور لیکچرز کے ذریعے شعائر کی اہمیت اجاگر کی جا سکتی ہے۔[22]

3۔ مساجد اور دینی مراکز کا فعال کردار

مساجد کو صرف عبادت کے مراکز کے بجائے فکری اور سماجی تربیت گاہیں بنایا جائے۔ ابتدائی اسلامی معاشرے میں مسجد ہی تعلیم، سیاست اور عدل کا مرکز تھی۔ آج بھی یہی کردار شعائر اللہ کی حفاظت میں اہم ہو سکتا ہے۔

4۔ قانونی و اجتماعی جدوجہد

جہاں شعائر کے خلاف سیاسی یا قانونی رکاوٹیں ہوں، وہاں مسلم معاشروں کو اجتماعی طور پر آواز بلند کرنی چاہیے۔ عالمی سطح پر مسلم تنظیمیں شعائر اللہ کے احترام کے لیے مؤثر لابنگ کر سکتی ہیں۔

5۔ عملی نمونہ پیش کرنا

شعائر اللہ کی حرمت کا سب سے مضبوط دفاع یہ ہے کہ مسلمان اپنی روزمرہ زندگی میں ان کا احترام اور عملی نمونہ پیش کریں۔ جب شعائر کے اثرات کردار اور عمل میں جھلکیں گے، تو معاشرہ خود بخود ان کی عظمت کو تسلیم کرے گا۔

معاصر دور میں شعائر اللہ کو درپیش چیلنجز کثیر الجہتی ہیں، مگر ان کے حل بھی قرآن و سنت اور امت کے اجتماعی شعور میں موجود ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم ان چیلنجز کا ادراک کریں اور جدید ذرائع و وسائل کو استعمال کرتے ہوئے شعائر کی حرمت کو زندہ کریں۔ یہی راستہ اصلاحِ فکر و عمل اور امت کی بقا کا ضامن ہے۔

[22] ۔۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، اسلامی عبادات پر تحقیقی نظر، ص 189، ترجمان القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 1998۔

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
September 18, 2025

نتائج وتجزیہ(Results & Analysis)

اس تحقیق کے دوران جو اہم نتائج سامنے آئے ہیں، وہ نہ صرف شعائراللہ کی حرمت کے تصور کو واضح کرتے ہیں بلکہ ان کے ذریعے اصلاحِ فکر و عمل کے امکانات کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں جب شعائراللہ کے مقام کو دیکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ صرف مذہبی رسومات یا علامتی پہچان نہیں بلکہ اسلام کے پورے نظامِ حیات کی بنیاد اور اس کی تہذیبی شناخت کا حصہ ہیں۔ ذیل میں اس تحقیق کے نتائج و تجزیے کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے:

1. شعائراللہ کی حرمت ایک قرآنی وایمانی تقاضا ہے

تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ شعائراللہ کی تعظیم محض سماجی رسم نہیں بلکہ یہ ایمان کا حصہ ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا" :ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ[23]۔اس آیت نے شعائر کی تعظیم کو براہِ راست تقویٰ کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ گویا کہ شعائر کی حرمت و تعظیم دراصل دل کی پاکیزگی اور ایمان کے استحکام کی علامت ہے۔

2. شعائراللہ اصلاحِ فکر و عمل کا ذریعہ ہیں

تحقیق میں یہ پہلو نمایاں ہوا کہ شعائراللہ فرد اور معاشرہ دونوں کی اصلاح کے لیے ایک جامع نظام فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً نماز انسان کو منکرات اور بے حیائی سے روکتی ہے، روزہ صبر اور ضبطِ نفس پیدا کرتا ہے، حج اتحاد اور مساوات کی علامت ہے جبکہ قربانی ایثار اور تقربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ ان سب شعائر کے ذریعے فرد کے اندر روحانی واخلاقی تبدیلی آتی ہے جو معاشرتی سطح پر عدل، ہمدردی اور تعاون کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

3. شعائراللہ کی بے حرمتی معاشرتی زوال کا سبب ہے

تحقیق کے نتائج سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ جہاں شعائراللہ کی تعظیم کی جاتی ہے وہاں معاشرہ فکری واخلاقی طور پر مضبوط ہوتا ہے۔ لیکن جہاں ان کی بے توقیری اور استہزاء کیا جاتا ہے وہاں دین کمزور ہوتا ہے اور معاشرہ اخلاقی زوال کا شکار ہو جاتا ہے۔ جدید معاشروں میں سیکولر رویوں اور لبرل اقدار کی وجہ سے شعائر کو محض "علامتی رسومات" سمجھنے کا رجحان بڑھا ہے جو نوجوان نسل کو اپنی دینی شناخت سے دور کر رہا ہے۔

[23] ۔القرآن الکریم، سورۃ الحج، آیت 32۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

4. شعائر اللہ اور تہذیبی شناخت

یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچی کہ شعائر اللہ کسی بھی مسلم معاشرے کی تہذیبی اور تمدنی شناخت کا بنیادی ستون ہیں۔ اذان، مساجد، قرآن، حج، روزہ اور دیگر شعائر امت مسلمہ کے تشخص کو دنیا میں نمایاں کرتے ہیں۔ اگر مسلمان شعائر سے جڑے رہیں تو ان کی انفرادیت اور پہچان باقی رہتی ہے، ورنہ وہ دوسری تہذیبوں میں جذب ہو جاتے ہیں اور اپنی دینی و فکری اساس کھو دیتے ہیں۔

5. شعائر اور اجتماعی وحدت

تجزیے سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ شعائر اللہ امت کے اتحاد کا ذریعہ ہیں۔ حج اس کی واضح مثال ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان ایک مرکز پر جمع ہو کر ایک ہی لباس اور ایک ہی کلمے کے ساتھ اپنی وحدت کا اظہار کرتے ہیں۔ اسی طرح رمضان اور عیدین مسلمانوں کے مابین ربط و اخوت کو مضبوط کرتے ہیں۔ گویا شعائر اللہ صرف فرد کی اصلاح نہیں کرتے بلکہ اجتماعی وحدت اور امت کی بقا کی بھی ضمانت ہیں۔

6. معاصر چیلنجز اور شعائر اللہ

یہ نتیجہ بھی سامنے آیا کہ جدید دور میں میڈیا، مغربی تہذیب اور گلوبلائزیشن نے شعائر اللہ کو کمزور کرنے اور ان کے اثرات کو محدود کرنے کی کوشش کی ہے۔ نئی نسل کو شعائر سے دور کرنے کے لیے انہیں محض ظاہری اور غیر عقلی رسومات کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس صورت حال کا تقاضا ہے کہ شعائر کی اصل روح اور ان کے فکری و اخلاقی اثرات کو سائنسی اور جدید زبان میں واضح کیا جائے تاکہ نئی نسل ان کی اہمیت کو سمجھ سکے۔

7. اصلاحِ فکر و عمل کے امکانات

تحقیق نے یہ واضح کیا کہ اگر شعائر اللہ کو درست فہم اور شعور کے ساتھ اپنایا جائے تو یہ فرد اور معاشرہ دونوں کے لیے اصلاح کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ نماز انسان کو بدعنوانی اور اخلاقی انحراف سے بچا سکتی ہے، روزہ مادیت اور خود غرضی کے مقابلے میں ایثار اور ضبطِ نفس پیدا کرتا ہے، حج امت کی وحدت اور قربانی معاشرتی عدل و ہمدردی کو جنم دیتی ہے۔ یوں شعائر اللہ ایک ہمہ جہتی نظامِ اصلاح ہیں۔

8. دینی و تعلیمی اداروں کا کردار

15۔ نتائج کے مطابق شعائر اللہ کی اصل روح کو زندہ رکھنے کے لیے دینی مدارس، جامعات اور مساجد کا کردار نہایت اہم ہے۔ اگر یہ ادارے شعائر کی تربیت اور ان کے معاصر تقاضوں کے مطابق شعور دینے کا کام کریں تو نئی نسل فکری و عملی طور پر مضبوط ہو سکتی ہے۔ بصورتِ دیگر شعائر رسمی اعمال تک محدود ہو کر اپنی اصلاحی قوت کھو دیتے ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

تمام نتائج کا خلاصہ یہ ہے کہ شعائر اللہ اسلام کے ایمانی، فکری اور تہذیبی نظام کی بنیاد ہیں۔ان کی حرمت اور تعظیم ایمان کے تقاضوں میں سے ہے جبکہ ان کے ذریعے فرد اور معاشرہ دونوں کی اصلاح ممکن ہے۔اگر ان شعائر کو نظر انداز کیا گیا تو امت اپنی پہچان کھو بیٹھے گی، لیکن اگر ان کی تعظیم اور اصل روح کے ساتھ ان پر عمل کیا گیا تو امت مسلمہ فکری، اخلاقی اور تہذیبی سطح پر مضبوط اور متحد ہو سکتی ہے۔

سفارشات(Recommendations)

اس تحقیق کے نتائج کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ شعائر اللہ کی حرمت و تعظیم محض انفرادی عبادات یا روایتی عقیدت تک محدود نہیں بلکہ یہ اسلام کے اجتماعی، تہذیبی اور فکری تشخص کی اساس ہیں۔موجودہ دور میں جہاں عالمی سطح پر مادیت، سیکولرزم، لبرل رویے اور میڈیا کی یلغار نے مذہبی اقدار کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہے، وہاں ضروری ہے کہ شعائر اللہ کی حفاظت اور ان کی اصل روح کو اجاگر کرنے کے لیے ٹھوس اور جامع اقدامات کیے جائیں۔اس مقصد کے لیے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1۔ دینی شعور اور تعلیم کی تقویت

- سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ مسلم معاشروں میں شعائر اللہ کے بارے میں شعور بیدار کیا جائے۔یہ شعور محض رسمی سطح پر نہیں بلکہ علمی اور فکری بنیادوں پر ہونا چاہیے۔
- مدارس، جامعات اور تعلیمی اداروں میں ایسا نصاب مرتب کیا جائے جس میں شعائر اللہ کی تعریف، ان کی شرعی حیثیت، قرآنی و حدیثی دلائل اور ان کے معاشرتی اثرات کو واضح کیا جائے۔
- بچوں اور نوجوانوں کی سطح پر شعائر کی اہمیت کو کہانیوں، نصابی سرگرمیوں اور جدید تدریسی طریقوں کے ذریعے اجاگر کیا جائے۔

2۔ شعائر کی عملی پاسداری

- یہ ضروری ہے کہ شعائر اللہ کو صرف مذہبی علامات کے طور پر نہ سمجھا جائے بلکہ عملی زندگی میں ان کے تقاضوں کو بھی اپنایا جائے۔
- مثال کے طور پر نماز کی ادائیگی محض ایک عادت نہ ہو بلکہ فرد کی اخلاقی تربیت اور سماجی ذمہ داریوں پر بھی اثر ڈالے۔
- روزہ صرف بھوک پیاس برداشت کرنے تک محدود نہ ہو بلکہ صبر، ضبطِ نفس اور ہمدردی کے جذبات کو معاشرت میں پھیلائے۔
- حج کو دنیاوی نمود و نمائش سے بچاتے ہوئے اخوت، اتحاد اور بندگی کے پیغام کا حقیقی مظہر بنایا جائے۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

3۔ میڈیا کا مثبت استعمال

- موجودہ دور میں میڈیا اور سوشل میڈیا شعائر اللہ کے بارے میں مثبت یا منفی رائے بنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس لیے دینی اداروں اور اہلِ علم کو چاہیے کہ وہ ان پلیٹ فارمز پر شعائر کی اصل روح کو اجاگر کریں۔
- ڈاکیومنٹریز، شارٹ ویڈیوز، لیکچرز اور آن لائن کورسز کے ذریعے نئی نسل کو شعائر کی اہمیت اور ان کے معاشرتی اثرات سے روشناس کرایا جائے۔
- اس کے ساتھ ساتھ شعائر اللہ کی تحقیر یا استہزاء کرنے والے مواد کے خلاف قانونی اور اخلاقی سطح پر آواز بلند کی جائے۔

4۔ فکری و علمی سطح پر تحقیق

- جامعات اور تحقیقی اداروں کو چاہیے کہ وہ شعائر اللہ کے مختلف پہلوؤں پر سائنسی، سماجی اور فکری تحقیق کو فروغ دیں۔
- شعائر اللہ کی معاشرتی معنویت، اخلاقی اثرات اور جدید چیلنجز کے مقابلے میں ان کے کردار پر تحقیقی مقالات، تھیسز اور کتب تیار کی جائیں۔
- یہ تحقیق صرف دینی علوم تک محدود نہ ہو بلکہ سوشیالوجی، اینتھروپولوجی اور میڈیا اسٹڈیز جیسے جدید علوم کے زاویے سے بھی کی جائے تاکہ معاصر دنیا کو مؤثر جواب دیا جا سکے۔

5۔ اجتماعی و حکومتی سطح پر اقدامات

- مسلم ریاستوں کو چاہیے کہ وہ شعائر اللہ کی تعظیم کو اپنی سرکاری پالیسی کا حصہ بنائیں۔ مثلاً قرآنِ کریم کے احترام کے لیے قوانین، اذان پر پابندیوں کے خلاف مؤقف، اور مساجد کی تعمیر و حفاظت جیسے عملی اقدامات۔
- حج اور عمرہ کے انتظامات میں سہولتوں کے ساتھ ساتھ اس عبادت کی اصل روح پر زور دیا جائے تاکہ یہ اجتماع محض رسمی اجتماع نہ رہے بلکہ امت کی وحدت اور اصلاحِ عمل کا ذریعہ بنے۔
- قربانی کے موقع پر جانوروں کے ضیاع کو روکنے اور گوشت کی منصفانہ تقسیم کے لیے منظم نظام قائم کیا جائے تاکہ اس شعیرہ کی حقیقی معنویت معاشرت میں پھیل سکے۔

6۔ فرد کی سطح پر اصلاحی اقدامات

- ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ شعائر اللہ کو اپنی انفرادی زندگی میں شعور اور اخلاص کے ساتھ اپنائے۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

- نماز، روزہ، قرآن کی تلاوت اور دیگر شعائر کو صرف رسم نہ سمجھے بلکہ ان کے ذریعے اپنی فکر و عمل کی اصلاح کرے۔
- شعائر کے احترام کو اپنی اولاد میں منتقل کرے تاکہ نسل در نسل یہ تسلسل باقی رہے۔

7۔ صوفیاء اور مصلحین کی تعلیمات کا فروغ

- تاریخ اسلام میں صوفیاء کرام اور مصلحین نے شعائر اللہ کو روحانی و اخلاقی تربیت کے بنیادی ذرائع کے طور پر استعمال کیا۔ آج بھی ان کی تعلیمات کو عام کرنا وقت کی ضرورت ہے۔
- خانقاہوں، دینی اجتماعات اور علمی مجالس کے ذریعے شعائر کے باطنی پہلو اجاگر کیے جائیں تاکہ مسلمان ان کے ذریعے اپنی روحانی ارتقاء کو یقینی بنائیں۔

8۔ معاصر چیلنجز کا مقابلہ

- سیکولر اور لبرل رویوں کا علمی و تحقیقی جواب دیا جائے اور یہ واضح کیا جائے کہ شعائر اللہ صرف مذہبی رسومات نہیں بلکہ تہذیبی و فکری شناخت کے بنیادی ستون ہیں۔
- مغربی تہذیبی یلغار کا مقابلہ مثبت انداز میں کیا جائے اور امتِ مسلمہ کو یہ باور کرایا جائے کہ اپنی شناخت کے بغیر کوئی بھی قوم عالمی سطح پر مؤثر کردار ادا نہیں کر سکتی۔
- نئی نسل کو فکری طور پر تیار کیا جائے تاکہ وہ اپنی مذہبی علامات کے بارے میں دفاعی یا معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہ کرے بلکہ ان پر فخر کرے۔

حاصل کلام

مذکورہ تمام سفارشات کا خلاصہ یہ ہے کہ شعائر اللہ کی حفاظت اور ان کی اصل روح کو زندہ رکھنے کے لیے فرد، معاشرہ، ریاست، علمی ادارے اور میڈیا سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ یہ شعائر صرف عبادات یا مذہبی علامات نہیں بلکہ ایک ایسے نظام حیات کے ستون ہیں جو انسان کو اللہ کی بندگی، معاشرتی عدل، فکری آزادی اور تہذیبی بقا کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔

اگر مسلمان ان سفارشات کو عملی شکل دیں تو نہ صرف ان کی دینی اور فکری اصلاح ممکن ہوگی بلکہ عالمی سطح پر بھی وہ اپنی منفرد شناخت اور کردار کے ساتھ نمایاں ہو سکیں گے۔ یوں شعائر اللہ کی حرمت اور ان کے ذریعے اصلاحِ فکر و عمل کا مقصد پورا ہوگا اور اسلام اپنی اصل روح کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش ہو سکے گا۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

مراجع:

قرآن وحدیث:

1. القرآن الکریم۔
2. صحیح البخاری، محمد بن اسماعیل، بیروت: دار ابن کثیر، 1987۔
3. صحیح مسلم، مسلم بن حجاج النیشاپوری، بیروت: دار إحیاء التراث العربي، 1991۔
4. ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، بیروت: دار الفکر، 1999۔
5. فخر الدین رازی، التفسیر الکبیر، بیروت: دار إحیاء التراث العربي، 1981۔
6. قرطبیؒ، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لأحکام القرآن، قاہرہ: دار الکتب المصریۃ، 1964۔
7. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاوی، مدینہ: مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، 2004۔
8. شاہ ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغہ، دہلی: مطبع مجتبائی، 1860 (جدید ایڈیشن: دار القلم، دمشق، 2005)۔
9. امام ربانی مجدد الف ثانی، مکتوبات امام ربانی، مرتب: غلام علی دہلوی، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 1915–1930۔
10. سید عبد الحٔی حسنی، نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر، لکھنؤ: مطبع ندوۃ العلماء، 1913۔
11. ڈاکٹر محمد عبد الحکیم شرف قادری، تاریخ تصوف برصغیر، لاہور: ادارہ تحقیق اسلامی، 2010۔
12. ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، صوفیانہ خطوط کی فکری اہمیت اور جدید ابلاغ، لاہور: ادارہ مطالعہ تصوف، 2018۔
13. Nizami, K.A., Some Aspects of Religion and Politics in India During the 16th Century, Delhi: Aligarh Muslim University, 1972.
14. Rizvi, Saiyid Athar Abbas, A History of Sufism in India, Vol. II, New Delhi: Munshiram Manoharlal, 1978.
15. Boyd, Danah, It's Complicated: The Social Lives of Networked Teens, Yale University Press, 2014.
16. Castells, Manuel, Communication Power, Oxford University Press, 2009.

CC BY